صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کی محبت میں تمام محبتوں کو قربان کیا

صحابہ سب کے سب راشد و عادل ہیں

کسی غیر صحابی کو صحابی پر تنقید کا کوئی حق نہیں

میرا تصور یہ ہے کہ

میں صحابہ کے دفاع میں ناقدین پر جارحانہ حملہ کرتا ہوں

نسبتوں کے بیوپاری جھوٹ بولتے ہیں کہ میں "علماء دیوبند" کو برا بھلا کہتا ہوں

"چک سہو" ضلع خانیوال میں

ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کا فکر انگیز خطاب

عالمی مجلس احرار اسلام کے اکابر تبلیغ دین کے سلسلۂ عالیہ میں اپنا ایک خاص مزاج رکھتے ہیں ان کی گفتگو میں تہور، جرأت اظہار اور بیان کی بیباکی ایسے عناصر غالب ہیں بقول چودھری افضل حق رحمت اللہ علیہ

"اس پراپیگنڈہ کے دور میں مجلس احرار جیسی بے وسائل جماعت کے خطباء اللہ کا انعام ہیں۔ جو کام لوگ قلم و قرطاس سے لیتے ہیں احرار کے بہادر خطیب اپنی خداداد صلاحیتوں سے لیتے ہیں جو انہیں فطرت نے ودیعت کی ہیں" (مفہوم)

اس دور میں اگرچہ احرار کے پاس سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور شیخ حسام الدین نہیں ہیں تاہم امیر شریعت کے چاروں فرزند اس کام میں جس تسلسل کیساتھ لگے ہوئے ہیں یہ انہی کا حوصلہ ہے، ہم مسلک علماء کی تفریقی پالیسی، سیاست بازوں کی گرگٹ کی روش، مذہبی طبقاتی کشمکش کے اس طوفان بلا میں اجتماعیت کی بقاء و استحکام کی جنگ لڑنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود تبلیغی سفر پر جاتے ہیں۔ 29 اکتوبر کو آپ ایسے ہی ایک سفر پر گئے۔ میں بھی ہمراہ تھا ضلع خانیوال کے ایک معروف گاؤں "چک سہو" میں آپ پہنچے تو نہایت سادگی سے سیدھے مسجد میں گئے، نماز عصر اداء کی اور داعی کے انتظار میں وہیں بیٹھ رہے۔ مغرب کے قریب ماسٹر محمد امجد صاحب تشریف لائے، علیک سلیک کے بعد مغرب کی نماز اداء کی اور ان کے ڈیرے پر چلے آئے۔ مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی رہی، حضرت مولانا سید خورشید احمد شاہ صاحب ہمدانی رحمت اللہ علیہ (خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمت اللہ علیہ) کے چھوٹے فرزند

مولانا حافظ سید محمد اسعد ہمدانی بھی اس مجلس میں تھے۔ ان سے بھی خوب گفتگو رہی۔ دراصل یہ جلسہ انہیں کی توجہات کا نتیجہ تھا۔ ہمدانی صاحب، بخاری صاحب کی آمد پر بہت ہشاش بشاش دکھائی دیتے تھے۔ بات بات پر دعائیں دیتے اور فرماتے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع تو بہت سے لوگ کر رہے ہیں مگر جس ڈھب سے آپ نے کام کیا ہے وہ بہت مؤثر ہے۔۔۔ عشاء کی نماز کے بعد سید محمد اسعد ہمدانی صاحب کا بیان شروع ہوا آپ نے نہایت خوبصورت انداز اور متین لب ولہجہ میں علاقہ بھر سے آئے ہوئے مسلمانوں کو خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ دنیا کا ہر شخص دنیا سے یہی کہتا ہوا رخصت ہوا

کہ میں کچھ نہیں کر سکا، میری بات ادھوری رہ گئی، میرا کام نامکمل رہ گیا، یہاں تک کہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی عدم تکمیل کی تشنگی کا اظہار فرماتے رہے۔ مگر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات میں واحد انسانِ کامل ہیں جنہوں نے اپنے دورِ آخر میں وحی و الہام کے پالے تلامذۂ رسول صحابہ سے پوچھا

الا هل بلغت

ایک لاکھ صحابہ جو حجۃ الوداع کے موقع پر جمع تھے بیک زبان فرمایا

بلیٰ انک قد ادیت الامانتہ و بلغت الرسالتہ

جی ہاں آپ نے نہ صرف پیغام حق سنایا بلکہ آپ نے تبلیغ رسالت کا حق اداء کیا اور امانت کی تکمیل کی۔ اللہ پاک اس پر بول اٹھے

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

میرے محبوب آپ نے حقِ رسالت کچھ اس اداء سے مکمل کیا کہ میں نے آپ پر دین کامل کر دیا اور نبوت کی نعمت پوری کر دی۔ اللہ نے اس پر صحابہ کی جماعت کو گواہ بنایا اور انہیں بلاتفریق حضور علیہ السلام کا وارث اور نبوت کی عظیم الشان امانتوں کا واحد امین بنایا۔

میں محسوس کر رہا تھا اور لوگوں کے چہروں کو پڑھ رہا تھا۔ ہر چہرہ مطمئن تھا، گویا لب و لہجہ عالمانہ ہونے کے باوجود ابلاغ ایسا مؤثر تھا کہ ان پڑھ بھی عقیدے کی اس گتھی کے سمجھنے میں کامیاب تھے۔

آپ کے پرتاثیر بیان کے بعد ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے بیان کا آغاز کیا آپ نے سورہ حجرات پارہ 26 کی آیت تلاوت کی۔

ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله اولئک الذین امتحن الله قلوبهم للتقویٰ لهم مغفرة و اجر عظیم O

جو لوگ اللہ کے رسول کے ہاں دبی آواز سے بولتے ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو جانچ لیا ہے۔ ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے

تلاوت کا انداز ایسا دل کش تھا کہ سامعین جھوم جھوم گئے۔ گفتگو کا آغاز اپنے علاقائی زبان میں اس طرح کیا کہ برسوں کی اجنبیت لمحوں میں اپنائیت اور انسیت میں بدل گئی، آپ نے کہا، آج سے تیس برس پہلے میں یہاں آیا تھا، تب حضرت پیر خورشید احمد شاہ صاحب زندہ و تابندہ تھے۔ پیر مبارک شاہ صاحب جنوب کی سمت وہاں تشریف فرما تھے۔ آج میں اور اسعد شاہ صاحب پھر دین کی جدوجہد کو آگے بڑھانے اور اپنے اسلاف کے مقدس رشتوں کی تازگی کیلئے آپ کے سامنے اکٹھے ہیں، اور اللہ سے دعا ہے کہ ہمارا یہ دینی وحدت کا رشتہ آخری سانسوں تک قائم اور شگفتہ رہے آمین۔

میرے مسلمان بھائیو! دیوبندی بریلوی اور غیر مقلد تینوں کا عقیدہ ایک ہے۔ توحید، رسالت، قیامت۔ اللہ کو اس طرح مانو جس طرح سیدنا محمد رسول اللہ نے مانا ہے۔ آپ نے اللہ کی محبت پر تمام محبتوں خواہشوں اور آرزوؤں کو قربان کر دیا اور ان تمناؤں کو قربان کرتے ہوئے کسی قسم کا تامل نہیں فرمایا، کوئی ہچکچاہٹ اور کوئی محبت دل کی وسعتوں اور پہنائیوں میں ایسی نہ تھی جو دل گیر ہوئی ہو

والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم

اور (لوگو) تمہارا الہ، ایک الہ ہے۔ اس بڑے مہربان اور رحم کرنے والے کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں ہے۔

آپ نے یہ آیت اس لہجہ میں پڑھی کہ مجھے حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ یاد آگئے، خصوصاً لاالہ کچھ ایسی کیفیت سے پڑھا، طرز اداء کچھ ایسی تھی کہ محبت الٰہی سے بہت سی آنکھیں بھیگ گئیں اور موتی سے جھلملانے لگے، سبحان اللہ۔۔۔ آپ نے کہا الوھیت مطلقہ کا حسنِ بیکران انسانیت سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دامنِ دل اسی حسنِ مطلق کیلئے پھیلایا جائے اور دل کی خلوتوں میں اسی کو اور بس اس اکیلے کو ہی بسایا جائے جس بن کسی کا کام ہوتا نہیں اور جس کا کوئی کام کسی بن رکتا نہیں، جو کسی کا محتاج نہیں اس کے سب محتاج ہیں۔

مسلمانو! یہ عقیدہ ایسا جلیل و عظیم ہے کہ اسی عقیدے کو انسانی روح کی گہرائیوں میں اتارنے کیلئے اللہ نے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کے ذمہ لگا دیا کہ منحرف مخلوق کو اس بات کا قائل کرو کہ "مجھ بن ان کا کوئی من موہن نہیں ہے پس میری یاد میں لگے رہو"

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فا عبدون ○

اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ بات یہ ہے کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں سو میری بندگی کرو

اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری ○

میں جو ہوں، میں اللہ ہوں، کسی کی بندگی نہیں، مگر میری سو میری بندگی کرو اور میری یاد (کے تسلسل) کیلئے نماز پڑھا کرو

مشرکوں اور ان کے جمہوری اتحادیوں کی بھٹکتی لڑکھڑاتی اور ٹاک ٹوئیاں مارتی حالت کو دیکھتے ہوئے اللہ نے انہیں بلایا ہے کہ کہاں مارے مارے پھر رہے ہو کہاں کہاں وقار انسانی کی دھجیاں بکھیرو گے۔ جبہ سائی کرتے رہو گے اور مایوسیوں کی تاریکیوں میں سر پھوڑتے رہو گے۔ آؤ میری طرف، میں جو ہوں تمہارا اللہ تم میری پوجا کرو میں تمہاری حاجتیں پوری کرونگا۔ یہ کمالِ رحمت ہے یہ انتہاء فضل و کرم ہے یہ بے پناہ شفقت ہے کہ اللہ اپنے دشمنوں کو بلا بلا کر اپنے در رحمت پر لانا چاہتا ہے اور ان کے تمام پاپ دھونا چاہتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ اسکی مخلوق غیر کی بندگی میں گم ہو جائے اور رحمٰن و رحیم کی مہربانیوں سے محروم رہ جائے!

آپ نے کہا جماعت صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم اطاعتِ رسول علیہ السلام کا مکمل نمونہ ہے۔ یہ وہ قدسی صفت انسان ہیں جنہوں نے ایمان و اطاعت کا یوں اظہار کیا کہ "یا رسول اللہ! ہماری ہڈیاں اور گوشت بھی آپ پر ایمان لے آئے ہیں" اللہ جل شانہ نے انہیں ایمان کی ہر آزمائش میں اتارا لیکن انہوں نے اطاعتِ رسول سے سرمو بھی اعراض نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ نے خود فرمایا

"میں نے ان کے دلوں کو جانچا مگر وہاں بھی تقویٰ پایا"

آپ نے کہا کہ صحابہ کی جماعت کے ہر فرد جلیل کیلئے اللہ نے حسنِ آخرت کا وعدہ فرمایا۔ اطاعتِ رسول میں انہیں معیار قرار دیا۔ اس جماعت کے ہر فرد پر نبی علیہ السلام نے اعتماد کیا۔ انہیں نجوم ہدایت قرار دیا اور انہیں برا بھلا کہنے والوں کو دین کا دشمن قرار دیا۔ ان کے ایمان و یقین پر خود اللہ اور اس کے رسول گواہ ہیں۔ لیکن کچھ کم ظرف، ستم ظریف، کم علم اور ایمان کی دولت سے تہی دامن اپنے آپ کو اہلِ سنت کہلانے کے باوجود انہیں اپنی تنقید و مطاعن کا نشانہ بناتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے اپنے ایمان کا کوئی گواہ نہیں۔ ایسے نام نہاد اہلِ سنت کو بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرنی چاہیئے اور اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہیئے۔

سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ سیدنا ابوبکر صدیق سے لیکر سیدنا معاویہ، سیدنا ابوسفیان، سیدنا مروان، سیدنا ولید بن عقبہ، سیدنا مغیرہ بن شعبہ، سیدنا نعمان بن بشیر، سیدنا یزید بن ابی سفیان اور سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہم تک سب کے سب صحابہ آسمانِ نبوت کے درخشندہ ستارے ہیں۔ جن پر نبی علیہ السلام نے اعتماد کیا ہو ان پر حرف گیری کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں؟ صحابہ کرام امت کے محسن ہیں اور سیرتِ نبوی کا مجسم نمونہ ہیں۔ جو لوگ ان میں سے کسی ایک پر بھی تنقید کا دروازہ کھولتے ہیں انہیں نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد نہیں بھولنا چاہیئے کہ "جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ، رسول، ملائکہ اور لوگوں کی طرف سے لعنت پڑتی ہے"۔

سید عطاء المحسن بخاری نے آخر میں کہا کہ رُشد ہر صحابی کے کردار و عمل سے پھوٹتا ہے۔ اللہ نے سب صحابہ کو راشد قرار دیا ہے اس لئے وہ سب کے سب راشد و عادل اور معیار حق ہیں۔ مشاجراتِ صحابہ میں کسی غیر صحابی کو یہ حق ہی نہیں کہ وہ اسے "حق و باطل" کا معرکہ قرار دیکر ان پر تنقید کا دروازہ کھولے۔ جو لوگ سیدنا معاویہ کو صورتاً باغی، فاسق، فاجر اور ظالم قرار دیتے ہیں۔ ان پر اللہ اور رسول کی لعنتیں برستی ہیں اور یہ تمام گالیاں انہی پر لوٹتی ہیں۔ آپ نے کہا میرا قصور صرف اور صرف یہ ہے کہ میں ناقدین صحابہ کرام پر جارحانہ حملہ کرتا ہوں چاہے ناقد کتنی بڑی نسبتوں اور گدیوں کا بیوپاری کیوں نہ ہو۔ لیکن جب معاندین و ناقدین صحابہ میرے جارحانہ حملوں کی تاب نہیں لاسکتے تو ان کے پاس صرف اور صرف ایک جھوٹ باقی رہ جاتا ہے کہ عطاء المحسن "علماء دیوبند" کو گالیاں دیتا ہے۔ یہی ان کا مبلغِ علم ہے اور یہ جھوٹ شرعی برہمنوں کا غول بیابانی ملک بھر میں پوری ڈھٹائی کے ساتھ بول رہا ہے۔ میں اس کے جواب میں صرف یہی کہتا ہوں کہ میں صحابہ کا غلام ہوں اور اس طرف اٹھنے والی ہر آواز کو دبانا اور بکواس کا جواب دینا میرا ایمانی فرض ہے۔ اس سے کبھی باز نہیں آسکتا اور تمہارے جھوٹے پروپیگنڈے سے ہم ختم نہیں ہوسکتے۔ تم تیس برس سے جھوٹ بول رہے ہو اور میں تمہارے جھوٹ کے طوفان میں الحمدللہ استقامت کے ساتھ کھڑا ہوں۔ روزِ محشر صحابہ میری سفارش کریں گے اور تمہارے گریبانوں میں ان کا ہاتھ ہو گا۔

بقیہ از صہ ۳۲

خرابیاں اس سے کہیں زائد ہیں۔ یہ تذکرہ مغربی جمہوریت کا ہے۔ اسلام نے جو تصور پیش کیا ہے وہ ان سب معائب سے پاک ہے۔ جیسا کہ گذشتہ صفحات سے روشن ہے۔

مومنین
اہل سنت والجماعت کے لیے
ایک عظیم علمی تحفہ
کتاب نمازِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
قیمت ۷۵/۰۰ روپے

- جس میں مسائل قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور آثار صحابہؓ سے مدلل
- پیغمبرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی نماز کی واضح علمی تصویر
- مستند مآخذ، علمی سرمایہ، عام فہم اندازِ بیان، دلکش ترتیب۔
- اردو خواں حضرات کیلئے مدنی تحفہ، جس کی افادیت مسلّمہ ہے۔
- امام ابوحنیفہؒ کی علمی عظمت۔ فلسفیانہ اندازِ استدلال اور سنت سے والہانہ وابستگی کی ایک جھلک۔

ہر اچھے بک سٹال سے یا براہِ راست ہم سے طلب کریں

تالیف: الشیخ محمد الیاس فیصل مدینہ منورہ
تقدیم: الشیخ محمد شفیق اسعد
سنی پبلی کیشنز پوسٹ بکس نمبر ۷۶۶ لاہور